QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

فنِ تجوید کی اہمیت اور قرآنی اساس: دورِ حاضر کے تقاضوں اور اصلاحی حکمتِ عملیوں کا تجزیاتی جائزہ

The Importance and Qur'anic Foundations of Tajwīd: A Critical Analysis of Contemporary Requirements and Reform Strategies

Hafiza Zahida Mahjabeen
MPhil Scholar, The University of Faisalabad.
Dr. Hifsa Munawar (Corresponding Author)
Assistant professor, Department of Islamic Studies. The University of Faisalabad.
hifsamunawar.ias@tuf.edu.pk

Abstract

The science of Tajwid plays a vital role in preserving the Quran by ensuring that its divine message is recited with precision, clarity, and aesthetic harmony, exactly as it was revealed to the Prophet Muhammad(PBUH). This discipline protects the correct articulation of letters, governs the rules of pronunciation, and maintains the unique rhythmic flow that characterizes Quranic recitation. In the contemporary era, the significance of Tajwid has grown even further due to the rapid expansion of digital technologies, the rise of global communication, and the increasing accessibility of Quranic recitation among diverse linguistic communities. Emerging challenges such as mispronunciation, excessive dependence on online reciters, and the impact of non-Arabic phonetic systems highlight the urgent need for structured and authentic Tajwid instruction. At the same time, modern digital tools, audio-visual resources, and interactive Quran-learning applications offer unprecedented opportunities for effective teaching and learning. This paper explores the enduring importance of Tajwid in safeguarding the Quranic text, evaluates its pedagogical relevance in today's multicultural world, and examines contemporary methods that support its transmission and preservation.

Key words: *Tajwid, preserving the Quran, protects, pronunciation, contemporary era, global communication, digital tools*

قرآن کریم اللہ رب العزت کا وہ آخری پیغام ہے جس کے ذریعے انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کا بندوبست کیا گیا۔ یہ محض ایک مقدس کتاب نہیں بلکہ ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے جو نہ صرف عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرت پر محیط ہے بلکہ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں کو روشنی فراہم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی تلاوت، فہم اور تعلیم ہر مسلمان کے لیے عبادت اور سعادت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر صراحت کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس کے آداب و قواعد کو بیان کیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾[1]

(اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر خوب پڑھو۔)

اس آیت مبارکہ میں لفظ "ترتیل " خود علمِ تجوید کی بنیاد فراہم کرتا ہے، کیونکہ ترتیل صرف ٹھہراؤ سے عبارت نہیں بلکہ الفاظ کی ادائیگی میں فصاحت، مخرج کی درستگی، صفاتِ حروف کا لحاظ، احکامِ مد و وقف، اور صوتی حسن کا مجموعہ ہے، جو علمِ تجوید کی روح ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

علمِ تجوید دراصل قرآن کو اس کی اصل صورت میں پڑھنے کا فن ہے۔ بغیر تجوید کے تلاوت کرنا کئی مواقع پر معنی میں بگاڑ، مفہوم کی تبدیلی اور کلامِ الٰہی کی اہانت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اس لیے فقہاء اور محدثین نے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے کو لازم قرار دیا ہے۔

امام ابن الجزری فرماتے ہیں

و الاخذ بالتجويد حتم لازم　　　من لم يجود القرآن أثم[۲]

تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا فرض و لازم ہے، جو تجوید کا لحاظ نہیں کرتا وہ گناہگار ہے۔

موجودہ دور میں جب اسلامی معاشروں میں تعلیم کا رخ عصری علوم کی طرف بڑھ چکا ہے اور دینی علوم کو محدود کر دیا گیا ہے، ایسے وقت میں علمِ تجوید کی اشاعت و ترویج اور بھی زیادہ ناگزیر ہو چکی ہے۔ نئی نسل قرآن پڑھ تو رہی ہے، مگر قواعدِ تجوید سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر غلطیاں کر رہی ہے۔ ایسے میں اس فن کی تعلیم، اس کی کتابوں کی اشاعت اور جدید انداز میں اس کے فروغ کی اشد ضرورت ہے۔

اسی اہم ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے برصغیر کے دو جلیل القدر اہلِ علم نے اردو زبان میں تجوید کی تعلیم کو آسان اور عام فہم انداز میں منتقل کرنے کی سعی فرمائی:

* حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے "جمال القرآن" کے نام سے ایک مختصر مگر جامع رسالہ تحریر فرمایا۔
* جبکہ قاری غلام رسول نے "علم التجوید" کے نام سے ایک مفصل اور تدریسی انداز کی کتاب مرتب کی۔

یہ دونوں کتب تجوید و قراءت کی خدمت میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں، جو نہ صرف مدارس و جامعات میں نصابی طور پر پڑھائی جاتی ہیں بلکہ عوام الناس کے لیے بھی مفید و مؤثر ثابت ہو رہی ہیں۔

آج جب تلاوتِ قرآن کی آواز موبائل، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن اور یوٹیوب کے ذریعے گھروں میں پہنچ رہی ہے، یہ لازم ہو گیا ہے کہ قرآن کو صرف خوش الحانی سے نہیں بلکہ قواعدِ تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھا جائے، تاکہ کلامِ الٰہی کے تقدس، معنوی عظمت اور روحانی اثر کو برقرار رکھا جا سکے۔

علم تجوید کی قرآنی اساس

علم تجوید کی اہمیت کو قرآن مجید نے خود اجاگر کیا ہے۔ اگرچہ لفظ "تجوید" بطورِ مصطلح قرآن میں وارد نہیں ہوا، لیکن اس کے مفہوم اور تقاضے قرآن کی متعدد آیات سے واضح ہوتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کے انداز، الفاظ کی ادائیگی، اور صوتی صفائی کو خود قرآن نے اہمیت دی ہے۔

* حروف کی ادائیگی میں وضاحت
* مخارج کی درستگی
* صفاتِ حروف کا خیال
* وقف و ابتدا کے قواعد
* صوتی حسن

علم تجوید انہی امور کا نام ہے، اس لیے یہ آیت علم تجوید کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

﴿قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ﴾(۳)

(یہ قرآن عربی زبان میں ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔)

قرآن چونکہ عربی زبان میں ہے، اور عربی میں الفاظ کی ادائیگی، حرکات کی تبدیلی، اور حروف کے مخرج میں معمولی تبدیلی بھی معنی کو بدل دیتی ہے، لہٰذا تجوید کو اختیار کرنا اس کا لازمی تقاضا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾(۴)

(جنہیں ہم نے کتاب دی، وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے۔)

حق تلاوت" میں مفسرین نے تجوید کی رعایت، صحیح مخرج، وقف و وصل کی درستگی اور تدبر شامل کیا ہے۔

ان آیات بینات سے واضح ہوتا ہے کہ تجوید کوئی ثانوی یا مستحب چیز نہیں، بلکہ فرضِ عین ہے۔ قرآن اسی طرز پر نازل ہوا، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین علیہم الرحمۃ نے اسی اصول پر اسے محفوظ رکھا، اور یہی انداز ہمیں سکھایا گیا۔

علاوہ ازیں، قرآنِ مجید کی یہ آیت بھی علم تجوید کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتی ہے:

﴿وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾(۵)

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم کا نزول "لسانِ عربیٍ مبین "یعنی صاف اور واضح عربی زبان میں ہوا، اور یہ وضاحت صرف معانی کی نہیں بلکہ تلفظ اور ادائیگی کی صحت کی بھی متقاضی ہے۔ قرآن چونکہ نبی کریم ﷺ کے قلبِ مبارک پر نازل ہوا، اور جبریل امین کے ذریعے پہنچا، تو اس کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی ناقابلِ برداشت ہے۔ یہی وہ پس منظر ہے جس نے علم تجوید کو عبادت کی شکل دی۔

احادیثِ نبویہ سے علمِ تجوید کی اہمیت

قرآن کی تلاوت کے آداب اور درست ادائیگی کی تاکید صرف قرآنی نصوص میں نہیں بلکہ احادیثِ نبویہ میں بھی موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف قرآن کو خود حسنِ صوت اور تجوید کے ساتھ تلاوت فرمایا بلکہ اپنے صحابہ کرام کو بھی اس کی تعلیم دی اور ترغیب دلائی۔

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))(۶)

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

یہ حدیث قرآن سیکھنے اور سکھانے کو بہترین عمل قرار دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن کو سیکھنے کا مطلب صرف الفاظ یاد کرنا نہیں، بلکہ تجوید، تلفظ اور معانی سمیت مکمل شعور کے ساتھ سیکھنا ہے۔ اس کے بغیر قرآن کی صحیح تعلیم ممکن نہیں۔

مزید ارشاد فرمایا

((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))(۷)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔"

اس حدیث میں حسنِ صوت کے ساتھ قرآن پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، جو علمِ تجوید کے بغیر ممکن نہیں۔ حسنِ صوت میں مخارج کی درستی، صفاتِ حروف کی مکمل رعایت، اور وقف و وصل کے قواعد سب شامل ہیں۔

نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے:

"اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فإنَّهُ يَأْتِي يَومَ القِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ"(۸)

یہ حدیث نہ صرف قرآن کی تلاوت کی فضیلت بیان کرتی ہے بلکہ اس میں یہ اشارہ بھی موجود ہے کہ شفاعت اسی وقت ممکن ہے جب قرآن کی تلاوت صحیح اور تجوید کے مطابق ہو۔ کیونکہ نبی ﷺ نے خود تجوید کے اصول صحابہ کو سکھائے، چنانچہ تلاوت بغیر تجوید، تلاوتِ مقبول کے درجے کو نہیں پہنچ سکتی۔

احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کی تعلیم، اس کا حسنِ صوت، اور تلاوت کا سلیقہ سیکھنا اور سکھانا تجوید کے بغیر ممکن نہیں۔ نبی ﷺ کی سیرت، اقوال اور افعال سب علمِ تجوید کی تاکید کرتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں علمِ تجوید کی ضرورت اور چیلنجز

عصرِ حاضر میں جہاں جدید ٹیکنالوجی اور ذرائع ابلاغ نے علم تک رسائی کو آسان بنایا ہے، وہیں دینی علوم، خاص طور پر قرآنِ کریم کی درست تلاوت کے اصول، یعنی **علمِ تجوید** کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جدید معاشرے میں لوگ قرآن کو محض "پڑھنے" پر توجہ دیتے ہیں، "صحیح انداز سے تلاوت" کرنے پر نہیں۔ یہی وہ چیلنج ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

آج کے دور میں ایک اور بڑا چیلنج یہ ہے کہ سوشل میڈیا اور یوٹیوب پر بعض افراد قاری بن کر تلاوت کرتے ہیں مگر نہ ان کے پاس سند ہوتی ہے، نہ تجوید کی مہارت۔ یہ معاملہ عوام الناس کو الجھا دیتا ہے اور بعض اوقات بدعت اور بدعتی تلفظ کی ترویج کا باعث بنتا ہے۔

ایسے میں یہ ضروری ہے کہ:

* علم تجوید کے ماہرین، سند یافتہ قراء کی نگرانی میں قرآن ٹی وی چینلز اور آن لائن کورسز تیار کیے جائیں۔
* حکومت اور اسلامی ادارے تجوید کے لیے باقاعدہ امتحانات کا اہتمام کریں جیسا کہ بعض عرب ممالک میں ہوتا ہے

تلفظ میں بگاڑ اور قرآنی معانی کی تبدیلی

عصر حاضر میں بچوں سے لے کر بڑوں تک، اگر تجوید کے اصولوں کے بغیر قرآن پڑھا جائے تو تلفظ کی غلطیوں سے معانی بدل سکتے ہیں۔

جیسے:

* قَتْلٌ (قتل کرنا) اور قَتَلَ (قتل کیا)
* عَلِمَ (اس نے جانا) اور عَلَّمَ (اس نے سکھایا)

یہ چھوٹے تلفظی فرق بھی بڑی معنوی تبدیلی کا سبب بنتے ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

عام تعلیمی اداروں میں تجوید کی غیر موجودگی

اکثر اسکولوں اور کالجوں میں قرآن تو پڑھایا جاتا ہے، مگر تجوید کی باقاعدہ تعلیم نہیں دی جاتی۔ طلبہ کو قرآن کے معانی تو سکھائے جاتے ہیں مگر تلفظ اور ادائیگی کے قواعد نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ یہ امر نہایت تشویشناک ہے کہ عصری تعلیمی اداروں میں قرآن مجید کو محض ترجمہ اور تفہیم کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے مگر تلاوت کے صحیح آداب، مخارج اور صفاتِ حروف کی تعلیم کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں طلبہ قرآن کے بنیادی تلفظی اصولوں سے ناواقف رہتے ہیں، جس سے نہ صرف تلاوت کا حسن متاثر ہوتا ہے بلکہ کئی مواقع پر معانی میں بھی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ تجوید کو محض "دینی مدارس کا مضمون" سمجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے، حالانکہ قرآن کی درست تلاوت ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ وہ دینی تعلیم حاصل کرے یا عصری علوم۔ مزید بر آں، عصری اداروں میں مذہبی مضامین کی تدریس کے لیے عموماً ایسے اساتذہ مقرر کیے جاتے ہیں جو تجوید کے ماہر نہیں ہوتے، نتیجتاً طلبہ ابتدائی سطح پر بھی قرآن کو صحیح طور پر پڑھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اگر تجوید کی تدریس کو نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے اور ماہر قراء و اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں تو یہ کمی نہایت مؤثر انداز میں دور کی جا سکتی ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اسکولوں اور کالجوں میں تجوید کے عملی اسباق شامل کیے جائیں، تاکہ طلبہ محض نظری معلومات تک محدود نہ رہیں بلکہ عملی طور پر مخارج اور صفات کی مشق کے ذریعے درست تلاوت کے قابل ہو سکیں۔ اس حوالے سے "جمال القرآن" اور "علم التجوید" جیسی کتب کو بطور نصابی مواد شامل کرنا اس خلا کو پُر کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

تجوید کی تعلیم صرف مدارس تک محدود

علمِ تجوید کا دائرہ مدارس تک محدود ہو چکا ہے۔ عوام الناس میں، خاص طور پر شہری و دیہی علاقوں کے مکاتب میں، تجوید کے اصولوں سے ناواقفیت عام ہے۔ اس کمی کو دور کرنا ناگزیر ہے۔ تجوید کی تعلیم کا صرف مدارس تک محدود ہونا ایک تشویشناک حقیقت ہے۔ برصغیر اور دیگر مسلم معاشروں میں قرآن کی تعلیم کا عمومی رواج تو پایا جاتا ہے لیکن صحیح مخارج، صفاتِ حروف اور تجوید کے قواعد کی عملی تربیت کا اہتمام صرف مدارس تک محدود رہ گیا ہے۔ عوامی سطح پر مکاتب، مساجد یا گھریلو تعلیم میں عموماً صرف ناظرہ قرآن پڑھا دیا جاتا ہے، مگر تلفظ اور قواعدِ تجوید پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جاتی۔

یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ قرآن کو روانی سے تو پڑھ لیتے ہیں لیکن ان کی قراءت میں تجویدی اصولوں کی کمی صاف نظر آتی ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ والدین اور عام اساتذہ تجوید کے ماہر نہیں ہوتے، نتیجتاً قرآن کی ادائیگی میں چھوٹی چھوٹی غلطیاں نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں۔

اس مسئلے کے اسباب:

1. **دینی علوم اور عصری علوم کا تقسیم شدہ نظام:** عصری تعلیمی اداروں میں قرآن کو محض "مطالعہ" کے طور پر شامل کیا جاتا ہے، جبکہ اس کے درست تلفظ اور تجوید پر توجہ نہیں دی جاتی۔
2. **مکاتب اور گھریلو تعلیم کا محدود دائرہ:** اکثر مکاتب کے معلمین تجوید کے ماہر نہیں ہوتے اور صرف ناظرہ قرآن پر اکتفا کرتے ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

3. **مدارس کا محدود حلقہ اثر:** چونکہ تجوید کی باقاعدہ تعلیم صرف مدارس میں دی جاتی ہے، اس لیے مدارس سے باہر کے افراد اس علم تک رسائی نہیں رکھتے۔
4. **وقت اور مصروفیات:** شہری علاقوں میں لوگ اپنی مصروف زندگی کے باعث تجوید کے اصول سیکھنے کے لیے وقت نہیں نکال پاتے، جبکہ دیہی علاقوں میں وسائل کی کمی آڑے آتی ہے۔

* قراءت میں بنیادی غلطیاں عام ہو جاتی ہیں۔
* مخارج کی ادائیگی میں کمی سے بعض الفاظ کے معانی بدل جاتے ہیں۔
* نئی نسل میں صحیح تلاوت کا ذوق اور سلیقہ کمزور پڑ جاتا ہے۔

حل اور تجاویز:

1. **مدارس سے باہر تجوید کے کورسز کا اہتمام:** مساجد اور کمیونٹی سینٹرز میں مختصر تجوید کورسز کرائے جائیں تاکہ عام لوگ بھی اس علم سے مستفید ہوں۔
2. **عصری اداروں میں نصاب شامل کرنا:** اسکولوں اور کالجوں میں تجوید کو بطورِ لازمی مضمون پڑھایا جائے تاکہ ہر طالب علم کم از کم بنیادی قواعد سے واقف ہو۔
3. **آن لائن اور ڈیجیٹل کورسز:** جدید ذرائع جیسے ایپلیکیشنز، یوٹیوب اور آن لائن کلاسز کے ذریعے تجوید کو عام کیا جائے تاکہ مصروف لوگ بھی گھر بیٹھے یہ علم حاصل کر سکیں۔
4. **مکاتب کے اساتذہ کی تربیت:** مکاتب کے معلمین کو مختصر کورسز کے ذریعے تجوید کی تربیت دی جائے تاکہ وہ طلبہ کو درست انداز میں قرآن پڑھا سکیں۔

امام ابن الجزری نے کہا:

" لأنّه به يُعرف إخراج كلّ حرف من مخرجه وإعطاؤه حقّه من الصفات" (۹)

(قرآن کا ہر حرف اپنے مخرج سے صحیح ادا کرنا اور اس کی صفات کا حق دینا تجوید ہی سے ممکن ہے۔)

لہٰذا، تجوید کو صرف مدارس تک محدود رکھنے کے بجائے اسے معاشرے کے ہر طبقے تک عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ نہ صرف قرآن کے الفاظ کی حفاظت ہے بلکہ اس کی روحانی تاثیر اور تقدس کو بھی قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہے۔

ڈیجیٹل میڈیا میں غیر مستند قراء کی بھرمار

یوٹیوب، فیس بک اور دیگر پلیٹ فارمز پر کئی افراد تجوید سے ناواقف ہو کر قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں، جس سے عوام میں غلط قراءت کا رجحان پروان چڑھ رہا ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا میں غیر مستند قراء کی بھرمار عصرِ حاضر کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور دیگر

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

پلیٹ فارمز پر کئی ایسے افراد قرآن کی تلاوت نشر کر رہے ہیں جنہیں علمِ تجوید کی بنیادی مہارت بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ان کی ناقص تلاوت کو لاکھوں افراد سنتے ہیں، جس کے نتیجے میں عوام غلط تلفظ اور قواعد کو درست سمجھ کر اپنا لیتے ہیں۔ یہ رجحان نہ صرف قرآن کی اصل قراءت کو مسخ کرتا ہے بلکہ نئی نسل کو صحیح تلاوت سے دور کر دیتا ہے۔

اس حوالے سے سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ مستند قراء کی آوازیں عوام تک محدود پیمانے پر پہنچتی ہیں جبکہ سوشل میڈیا پر غیر مستند اور غلط قراءت کرنے والے افراد کی مقبولیت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان میں بعض افراد اپنی خوش الحانی کے سبب لوگوں کو متاثر تو کر لیتے ہیں لیکن تجوید کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کر کے قرآن کے الفاظ میں بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔ امام ابن الجزری نے تجوید کے بارے میں فرمایا:

"من لم يجود القرآن آثم؛ لأنه به أنزل ومنه إلينا وصل، وهو فرض لازم"(١٠)

(جو قرآن کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے وہ گناہگار ہے، کیونکہ قرآن اسی اصول کے ساتھ نازل ہوا اور اسی طرح ہم تک پہنچا۔)

ڈیجیٹل میڈیا پر غیر مستند قراء کے بڑھتے ہوئے اثرات کے چند اہم اسباب درج ذیل ہیں:

* تجوید کے بارے میں عوامی سطح پر کم علمی اور شعور کی کمی۔
* لوگوں کا محض خوش الحانی کو معیارِ حسنِ قراءت سمجھ لینا۔
* مستند قراء کے لیکچرز اور تلاوتوں کا محدود دائرۂ اشاعت۔
* سوشل میڈیا پر ویڈیوز کی مقبولیت کو صرف جمالیاتی پہلو سے دیکھنا، نہ کہ علمی صحت کے اعتبار سے۔

یہ صورتِ حال اس بات کی متقاضی ہے کہ مستند قراء اور اہلِ علم ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر اپنی موجودگی کو بڑھائیں۔ یوٹیوب چینلز، فیس بک پیجز، اور مختصر ویڈیو پلیٹ فارمز کے ذریعے تجوید کی درست تعلیم کو عام کیا جائے۔ مزید بر آں، اسلامی اداروں اور مدارس کو چاہیے کہ وہ مستند قراء کے تحت آن لائن کورسز اور ویڈیوز تیار کریں تاکہ عوام کو صحیح اور غلط قراءت میں فرق واضح ہو سکے۔ ساتھ ہی، صارفین کو بھی چاہیے کہ وہ تلاوت سنتے وقت اس بات کا اطمینان کریں کہ قاری مستند ہے اور اس نے قراءت و تجوید میں کسی مستند ادارے سے تربیت حاصل کی ہے۔ اس سلسلے میں معروف اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ قراء (جیسے شیخ محمود خلیل الحصریؒ، شیخ المنشاویؒ، اور جدید دور میں شیخ مشاری العفاسی) کی تلاوت کو معیار کے طور پر اپنایا جا سکتا ہے۔ اگر اس مسئلے کو بروقت حل نہ کیا گیا تو مستقبل قریب میں تجوید اور صحیح قراءت سے ناواقف نسل تیار ہو سکتی ہے، جو قرآن کی معنوی و لفظی حفاظت کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ اس لیے ڈیجیٹل میڈیا کے اس دور میں مستند قراء اور علمی اداروں کا فعال ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

تجوید کی سادہ اور قابلِ فہم کتب کی قلت

اکثر تجوید کی کتب یا تو عربی میں ہیں، یا بہت مشکل اور ثقیل اردو میں لکھی گئی ہیں۔ عوام کے لیے ایسی سادہ، تصویری اور صوتی وضاحت والی کتب کی کمی ہے، جو انہیں تجوید سیکھنے میں مدد دے سکیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

عوامی شعور کی کمی

بہت سے افراد قرآن کو محبت سے تو پڑھتے ہیں مگر اس بات کا شعور نہیں رکھتے کہ اس کی ادائیگی کے بھی کچھ اصول ہیں، جنہیں سیکھنا اور سکھانا ضروری ہے۔ عوامی شعور کی کمی کا مسئلہ علمِ تجوید کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہے۔ بہت سے افراد قرآن کریم کی تلاوت کو محض برکت اور ثواب کے لیے پڑھتے ہیں، لیکن یہ احساس نہیں رکھتے کہ تلاوت صرف زبان سے الفاظ دہرانے کا نام نہیں بلکہ انہیں درست مخارج، صحیح صفات اور تجویدی قواعد کے ساتھ ادا کرنا بھی لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ بغیر تجوید کے پڑھتے ہوئے تلفظ میں ایسی غلطیاں کرتے ہیں جو معنی کو بدل دیتی ہیں، اور کبھی کبھار کفریہ یا نازیبا معنی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

امام نووی اس حوالے سے فرماتے ہیں:

"یجب علی کل من أراد قراءة القرآن أن یتعلم مخارج الحروف وصفاتها، فمن لم یتعلمها لم تصح تلاوته"(۱۱)

(جو کوئی قرآن پڑھنا چاہے اس پر لازم ہے کہ وہ حروف کے مخارج اور صفات کو سیکھے، کیونکہ ان کے بغیر تلاوت درست نہیں ہوتی۔)

عوام میں یہ غلط فہمی بھی پائی جاتی ہے کہ تجوید صرف قاری حضرات یا مدارس کے طلبہ کے لیے ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان پر تجوید سیکھنا ضروری ہے تاکہ قرآن کو صحیح ادا کیا جاسکے۔

حضرت ابن مسعود نے فرمایا:

" حَقّ التِّلاوة أن یُحلّ حلاله ویحرّم حرامه ویقرأه کما أنزل الله" (۱۲)

(حق تلاوت یہ ہے کہ حلال کو حلال جانے، حرام کو حرام سمجھے اور قرآن کو اسی طرح پڑھے جیسا کہ اللہ نے نازل فرمایا۔)

یہ شعور کی کمی اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب معاشرے میں قرآن صرف برکت کی کتاب کے طور پر پڑھا جاتا ہے اور اس کی ادائیگی کے قواعد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نئی نسل قرآن کے صحیح تلفظ سے ناواقف رہتی ہے، اور تجویدی اصولوں کو "اضافی" چیز سمجھ کر نظر انداز کر دیتی ہے۔

مزید برآں، عوامی سطح پر قرآن کی تعلیم عموماً ایسے اساتذہ کے سپرد کر دی جاتی ہے جنہیں خود علمِ تجوید میں مہارت حاصل نہیں ہوتی۔ نتیجتاً، یہ کمی نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے اور تجوید کو "ماہرانہ فن" سمجھ کر عوام اس سے دور رہتے ہیں۔

اس کمی کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ:

* مساجد اور مکاتب میں تجوید کے باقاعدہ حلقے قائم کیے جائیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

* عوامی سطح پر مختصر کورسز، دروس اور ورکشاپس منعقد کی جائیں۔
* خطباتِ جمعہ اور دینی اجتماعات میں تجوید کی اہمیت پر روشنی ڈالی جائے۔
* میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر ایسے مختصر دروس نشر کیے جائیں جن سے عام افراد کو تجوید سیکھنے کی ترغیب ملے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے اساتذہ اور قراء کی خدمات لی جائیں جو نہ صرف تجوید جانتے ہوں بلکہ عوام کو آسان اور نرم انداز میں سکھانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔

یوں عوامی شعور کو بیدار کر کے تجوید کو محض "اختیاری فن" کے بجائے "لازمی علم" کے طور پر متعارف کرایا جا سکتا ہے، تاکہ قرآن کی تلاوت صرف محبت و عقیدت ہی نہیں بلکہ علم و بصیرت کے ساتھ بھی کی جا سکے۔

تجویز کردہ حل

* تعلیمی اداروں میں تجوید کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا جائے۔
* آن لائن کورسز اور ایپلیکیشنز کے ذریعے تجوید عام کی جائے۔
* علما و قراء کرام جدید ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے تجوید کی تعلیم کو آسان اور مؤثر بنائیں۔

عصرِ حاضر میں جہاں قرآن ہر گھر میں موجود ہے، وہاں صحیح تلاوت کا شعور ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ علمِ تجوید کا فروغ نہ صرف دینی ضرورت ہے بلکہ امتِ مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری بھی ہے۔ یہ علم قرآن کے احترام، فہم اور حفاظت کا ضامن ہے، اور عصرِ حاضر کے چیلنجز کا بہترین جواب بھی۔

حوالہ جات

1. المزمل ۷۳:۱
2. الجزری، محمد بن محمد بن الجزری، شمس الدین، المقرئ الدمشقی، النشر فی القراءات العشر، دار الکتب العلمیة، بیروت،۱۴۲۹ھ،ج ۱ ص۱۹۹
3. الزمر ۳۹:۲۸
4. البقرة ۲:۱۲۱
5. سورة الشعراء 192-195
6. بخاری، محمد بن اسماعیل ،صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحدیث: ۵۰۲۷
7. ابی داؤد،سلیمان بن اشعث بن اسحاق ،سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب استحباب الترتیل فی القراءة، دار الرسالۃ العالمیۃ، رقم الحدیث: ۱۴۶۸
8. مسلم بن حجاج،امام،صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم الحدیث: ۸۰۴
9. الجزری،النشر فی القراءات العشر، دارالهدی،دمشق،۱۴۳۳ھ ج ۱، ص: ۲۱۵
10. الجزری،النشر فی القراءات العشر، دارالهدی،دمشق،۱۴۳۳ھ،ج ۱، ص ۲۱۰
11. نووی، امام،التبیان فی آداب حملة القرآن، ، دار ابن حزم، بیروت،ص ۵۲
12. قرطبی،محمد بن احمد،تفسیر قرطبی، ضیا القرآن پبلی کیشنز ،کراچی،س ن،ج ۱، ص ۳۷